



حضرت العلامہ مولانا الشیخ یحییٰ خان رحمۃ اللہ علیہ

لادریہ نقشبندیہ دیریں دیریں

دارالعلوم - منار - ضلع جکوال



اَمَّا بَعْدُ برادرانِ اسلام : اس رسالہ کی تحریر کی ضرورت اس واسطے پیش آئی کہ علماء دوستوں نے مطالبہ کیا تھا ناچیز سے کہ میں رسالہ لکھوں جس میں شیعہ حضرات کے تمام اعتراض جو عقد اُمّ کلثومؓ پر وارد ہوتے ہیں۔ ان کا جواب دیا جائے۔ اور ناچیز نے اپنی طاقت کے مطابق تمام اعتراضوں کو نقل کر کے جواب دیا ہے، جو حضرات شیعہ نے نکاح اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ و مائی فاطمہؓ ہمراہ حضرت عمرؓ ہوا تھا کتے تھے۔ اگر کوئی عالم اہل سنت سے میری غلطی پر مطلع ہو تو اس کو ٹھیک فرمانے اور جو شیعہ حضرات جواب دینا چاہیں تو حامل المتن جواب دیں ورنہ جواب کی تکلیف نہ فرمائیں۔

شیعہ یہ تو مانتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ کا نکاح اُمّ کلثومؓ سے ہوا اور حضرت علیؓ نے ہی کیا تھا۔ مگر یہ اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ و فاطمہؓ نہ تھی بلکہ بنت ابوبکر صدیقؓ تھی جو بعد وفات صدیق اکبرؓ پیدا ہوئی تھی ان کی والدہ زوجہ ابوبکر صدیقؓ ثناء اسماء بنت عمیسؓ حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں اور یہ اُمّ کلثومؓ ربیبہ علیؓ ہونے کی وجہ سے بنت علیؓ مشہور ہو گئی تھیں اور مؤرخین نے غلطی سے اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ لکھ دیا اور ربیب کو قرآن نے بھی بیٹا یعنی متبئی ہی کہا ہے۔ سورہ احزاب میں ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :- زَوَّجْنَاكَهَا لَكَ لَا يَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ

فِي أَنْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ○

ترجمہ :- تجھ کو ہم نے (زینب) نکاح کر دی تاکہ مومنوں پر تکلیف نہ ہو۔

متبنی کی بیویوں کے نکاح کرنے میں جب وہ اپنی حاجت پوری کر لیں۔
اور تفسیر کبیر ص ۷۷۷ زیر آیت و ناری نوح ذابہ کے مرقوم ہے کہ حضرت
نوح کا متبنی تھا۔ حضرت کی بیوی کا بیٹا تھا۔ حضرت نوح کے گھر پر تھا اس وجہ سے
قرآن نے بھی حضرت نوح کا بیٹا کہہ دیا۔

القول الثاني انه كان ابن امرأته وهو قول محمد بن علي الباقر
وتول الحسن البصري ويروي ان علياً قوء ونادى نوحاً ابنها .
ترجمہ : قول ثانی جو قول امام باقر کا ہے یہ نوح کی بیوی کا لڑکا تھا ، نہ کہ نوح کا اور
حسن بصری کا قول ہے اور حضرت علیؑ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے
ابنہا پڑھا تھا ۔

فائدا : آیت قرآنی و تفسیر کبیر سے ثابت ہوا کہ ربیب و ربیبہ پر بیٹی کا
اطلاق ہوتا رہتا ہے اسی طرح اُم کلثومؓ پر بنت علیؑ کا اطلاق ہو گیا ہے۔ حقیقت یہ
بنت ابوبکرؓ تھی۔ جو ابوبکرؓ کی وفات کے دن یا چھ دن بعد پیدا ہوئی تھی۔ اور حضرت
عمر کا نکاح اُم کلثومؓ سے ۳ سالہ میں ہوا۔ اس وقت اُم کلثومؓ کی عمر چار یا پنج سال تھی
چونکہ پیدائش اُم کلثومؓ ۳ سالہ میں ہوئی تھی۔ جیسا کہ کتب سنی استعیاب ، تاریخ طبری
اور تاریخ کامل میں موجود ہے۔

الجواب :۔ اس عبارت پر چند اعتراضات ہیں۔

(۱) یہ کہ اُم کلثومؓ بنت ابی بکرؓ تھی۔ جو ہمراہ اپنی والدہ بیوہ صدیقؓ خاتون اسماءؓ
بنت عمیس کے حضرت علی کے گھر آئی اور بوجہ ربیبہ ہونے کے موزنین نے غلطی سے
بنت علیؓ کہنا شروع کر دیا۔

یہ کہ اُم کلثومؓ کی والدہ کا نام اسماءؓ تھا نہ کہ فاطمہؓ بنت رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم۔

۳۔ یہ کہ ربیبہ کا بیٹا بیٹی ہونا قرآن و تفسیر سے بھی ثابت ہوتا ہے۔
 اب مینے۔ یہ بالکل سفید جھوٹ و فریب و دافض کا ہے کہ اُمّ کلثومؓ
 اسماء بنت عمیس کے بطن سے تھی۔ بلکہ یہ اُمّ کلثوم بنت ابی بکرؓ حبیبہ بنت خارجہ
 بن زید بن ابی زبیر بن مالک بن امرار القیس بن ثعلبہ بن کعب خزرج تھیں جیسا
 شیعہ کی ناسخ التواریخ میں موجود ہے۔ صفحہ ۲۱۷ اور صاحب ناسخ التواریخ صفحہ ۲۱۵
 پر فرماتے ہیں کہ:-

حبیبہ دختر خارجہ در وقت وفات ابو بکرؓ حاملہ بود

پس از و دختر پیدا شد و نام اُمّ کلثومؓ اُست

ترجمہ :- حبیبہ زوجہ ابو بکرؓ وقت وفات حضرت صدیقؓ حاملہ تھیں۔ ان کے بعد لڑکی پیدا
 ہوئی جس کا نام کلثومؓ رکھا گیا تھا۔

فائدہ :- یہ حال حبیبہ کی اولاد کے حال میں صاحب ناسخ التواریخ نے لکھا
 ہے اب تو روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ کہ اُمّ کلثومؓ بنت ابی بکرؓ کی مائی کا نام
 اسماء بنت عمیس نہ تھا۔ نہ اُمّ کلثومؓ کی مائی کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔ نہ اُمّ کلثومؓ
 حضرت علیؓ کے گھر گئی اور نہ ربیبہ علیؓ کہی جانے لگی اور ناسخ التواریخ کے صفحہ ۷۸ پر اسماء
 بنت عمیس کا حال لکھا ہے کہ اسماء بنت عمیس اول حضرت جعفرؓ بن ابی طالب
 کے نکاح میں تھیں اور وقت ہجرت حبشہ بھی جعفرؓ کے ہمراہ تھیں۔ بعد وفات جعفرؓ
 صدیق اکبرؓ کے نکاح میں آئیں ناسخ کے الفاظ یہ ہیں۔

محمد بن ابی بکرؓ از و متولد شد و بعد از ابو بکرؓ علیؓ علیہ السلام اور از وی کج بست و

بھی از و متولد شد (ناسخ ص ۷۸)

ترجمہ :- اسماءؓ سے محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوا۔ بعد وفات صدیق علیؓ نے نکاح کیا۔
 علیؓ سے حضرت یحییٰؓ پیدا ہوئے۔

فائدہ :- حضرت کے گھر ہمراہ اسماءؓ اگر آیا تھا تو صرف محمد بن ابی بکرؓ آیا تھا نہ
 اُمّ کلثومؓ اسماءؓ سے لڑکی ہوئی نہ گھر حضرت علیؓ کے آتی۔ ثابت ہوا کہ اُمّ کلثومؓ زوجہ
 فاروقؓ حضرت علیؓ و مائی فاطمہؓ کی لڑکی تھی اور حبیبہؓ دختر خارجہؓ بعد وفات صدیق حبیبؓ
 بن سافہ کے نکاح میں آئیں۔ نہ حضرت علیؓ کے نسخ صفحہ ۲۱ پر ہے حبیبہؓ بعد از ابو بکرؓ
 بجمالہ نکاح حبیبؓ بن سافہ درآمد۔

ترجمہ :- بعد ابو بکرؓ حبیبہؓ حبیب بن سافہ کے نکاح میں آئیں۔ اب یہ دیکھ لینا کہ
 اُمّ کلثومؓ بنت ابو بکرؓ کا نکاح کس سے ہوا۔ حتیٰ کہ شیعہ کا جھوٹ دنیا پر واضح
 ہو جائے۔

نسخ صفحہ نمبر ۲۱ پر موجود ہے... اُمّ کلثومؓ دختر ابی بکرؓ بنکاح طلحہ بن عبد اللہ
 درآمد و ازوے دو فرزند آورد یکی زکریاؓ یاد آں دیگر دختر بود نامش عائشہؓ بنہاد۔
 ترجمہ :- بہر حال اُمّ کلثومؓ بنت ابی بکرؓ طلحہ بن عبد اللہ کے نکاح میں آئیں۔
 ان سے دو فرزند بھی پیدا ہوئے۔ ایک زکریاؓ یا دوم لڑکی جس کا نام عائشہؓ رکھا گیا تھا
 فائدہ :- شیعہ کا مکر و فریب اور جھوٹ ظاہر ہو گیا کہ اُمّ کلثومؓ بنت ابی بکرؓ فاروقؓ
 کے نکاح میں نہ تھی۔ بلکہ طلحہ بن عبد اللہ کے نکاح میں تھیں اور اسی نسخ التواریح میں
 جو شیعہ کی چوٹی کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے دو عورتوں سے نکاح کرنا
 چاہا۔ مگر ان دونوں نے جواب دے دیا تھا۔ نسخ صفحہ ۲۳۲

اول اُمّ ابانؓ دختر عتبہ۔ دوم اُمّ کلثومؓ بنت ابی بکر صدیقؓ

ترجمہ :- ایک اُمّ ابانؓ دختر عتبہ۔ دوم اُمّ کلثومؓ بنت ابی بکر صدیقؓ
 فائدہ :- ثابت ہوا کہ جس اُمّ کلثومؓ کا نکاح فاروقؓ سے ہوا وہ بنت علیؓ و
 فاطمہؓ تھی۔ نہ بنت ابو بکرؓ۔ اور شیعہ علماء متقدمین کی کتب کے مطالعہ سے پتہ
 چلتا ہے کہ حضرت فاروقؓ نے اُمّ کلثومؓ بنت ابو بکرؓ سے نکاح کرنا چاہا تھا مگر نہ

ہو۔ اب آگے دیکھیں۔

معارف شیعہ کی چوٹی کی کتاب، معارف مطبوعہ مصری صفحہ ۸۵ پر ہے (ابیکم)

بن قتیبہ کی)

واما ام کلثوم بنت ابی بکر فخطبہا لعمر بن الخطاب الی عائشة

فانعمت لہ وکرہت ام کلثوم فاهتالت امسک عنہا۔

ترجمہ :- ام کلثوم بنت ابی بکرؓ کے لیے حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو پیغام دیا۔ انہوں نے اقرار تو کر لیا مگر خود ام کلثومؓ راضی نہ ہوئیں تو مائی عائشہؓ نے حید کر کے ٹال دیا۔

فائدہ :- ام کلثومؓ جو زوجہ خلیفہ رسولؐ تھیں وہ دختر علیؓ و فاطمہؓ تھیں۔ نہ ابی بکرؓ اور پھر اسی معارف مذکور کے صفحہ پر ہے۔

واما ام کلثوم الکبریٰ وہی بنت فاطمہ فکانت عند

عمر بن الخطاب وولدت لہ ولداً۔

ترجمہ :- ام کلثومؓ بکری بنت فاطمہؓ۔ ان کی شادی عمر بن الخطابؓ سے ہوئی اور اولاد بھی ہوئی۔

انوار النعمانیہ ۱: ۱۲۵

واما اولادہ علیہ السلام فہم سبعة وعشرون ولدا ذکر او انثی

وزینب الکبریٰ وزینب الصغریٰ المکناة بام کلثوم امہم

فاطمۃ البتول۔

پھر نکاح کے بیان میں لکھا ہے کہ :-

واما ام کلثوم التي تزوجها عمر فقد مرّ بتحقیقہ،

فرمایئے شیعہ صاحبان! کیا اب بھی کچھ غیرت آئے گی یا نہ؟ کیا جھوٹ

بولنے سے اب بھی باز آؤ گے یا نہ؟ اب بھی وہی گیت گاؤ گے۔ کہ ام کلثوم بنت علی نہ تھی۔ علیؑ کے گھر آئی تو ان کی بیٹی مشہور ہو گئی اور بنت فاطمہؑ نہ تھی؟ اب بنت فاطمہؑ میں کوئی شک باقی رہا ہے؟ اور ناسخ التوابع میں موجود ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے آٹھ شادیاں کی تھیں۔ ان میں سے آٹھویں کا نام لکھا ہے۔

ہشتم ام کلثوم دختر علی علیہ السلام ابن ابی طالب بود۔

ترجمہ :- آٹھویں کا نام ام کلثوم دختر علی بن ابی طالب تھا۔ البتہ بعض شیعہ نے اس عقد سے انکار کیا ہے۔ جیسا کہ ایک مجہول روایت ملا باقر مجلسی بحار الانوار میں بحوالہ کتاب الخراج والجواہر اور مرآة العقول شرح اصول جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۴۸ سے نقل کی ہے کہ کسی نے امام صادقؑ سے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ علیؑ کی بیٹی ام کلثوم حضرت عمرؓ کے نکاح میں تھی تو امام نے انکار کیا وہ الفاظ یہ ہیں۔

ذالك لا يهتدون الى سواء السبيل سبحان الله اما كان يقدر
امير المؤمنين ان يحول بينه وبينها فينقذها كذبوا
ولعین ما قالوا۔

ترجمہ :- اور فرمایا امام نے کیا لوگ یہ کہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں؟ وہ راہ راست پر نہیں۔ سبحان اللہ! امیر المؤمنینؑ قادر نہ تھا۔ کہ حضرت عمرؓ و ام کلثومؑ کے درمیان کوئی حیلہ بچاؤ کا بنالیتا؟ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔

الجواب :- امام نے نکاح ام کلثومؑ کا ہمراہ حضرت عمرؓ کے ہونے سے انکار نہیں کیا نکاح کے تو خود امام قائل ہے۔ جیسا کہ اصح الکتب کافی میں قول امام موجود ہے اگر نکاح کا انکار کیا جائے تو امام کا جھوٹا ماننا پڑتا ہے معاذ اللہ! امام ایک خاص بات سے انکار کرتا ہے جو روایت منقولہ میں موجود ہے۔

ان الناس ينجحون علينا ويقولون ان امير المؤمنين زوج فلانا

بنتہ ام کلثوم ۔

ترجمہ :- یہ تحقیق لوگ ہم پر دلیل لاتے ہیں کہ علیؑ نے اپنی بیٹی ام کلثومؑ کا نکاح (حضرت عمرؓ سے) کر دیا تھا۔

فائدہ :- نکاح کر دینا اور چیز ہے جو خوشی سے ہوتا ہے اور امام کا عقیدہ ہے کہ یہ ایک فرج تھا جو ہم سے چھینا گیا نہ خود علیؑ نے نکاح کر کے دیا تھا۔ نکاح خوشی سے ہونا اور جبراً ہونے میں بڑا فرق ہے۔ کافی میں امام نے مانا کہ نکاح تو ہوا مگر جبراً ہوا۔ اور یہ روایت خوشی سے ہونے پر دال تھی۔ اس واسطے انکار فرما دیا۔ دوم :- یہ روایت تقیہ پر محمول ہے چونکہ امام نے یہ شیعہ کے سامنے بیان فرمائی تھی اور امام شیعہ کو صحیح بات نہ بتاتے تھے جیسا خود اصول کافی میں صفحہ ۴۹۶ پر ہے کہ تین مومن شیعہ نہیں ملے ورنہ میں اپنی حدیثیں نہ چھپاتا (اصول کافی ص ۴۹۶) لوانی اجد منکم ثلاثہ مومنین یکتمون حدیثی ما استحلک ان اکتھم حدیثا۔

ترجمہ :- اگر تین مومن میں پاتا جو میری حدیث کو ظاہر نہ کرتے تو میں ان سے کوئی حدیث نہ چھپاتا۔ اور رجال کشی کے صفحہ ۱۶ پر فرمان امام یوں ہے ۔

کان ابو عبد اللہ یقول ما وجدت احداً یقبل وصیتی

ویطیع امری الا عبد اللہ بن یغفور ۔

ترجمہ :- امام جعفر صادقؑ فرماتا تھا کہ میں کسی ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا جو میری وصیت و کتمان حدیث والی مانے سوائے ابن یغفور کے ۔

فائدہ :- کافی کی ایک روایت سے امام کو تین شیعہ مومن نہ ملے کہ حدیث بیان کرتے اور رجال کشی کی روایت سے سوائے عبداللہ بن یغفور کے کوئی

مومن نہ ملا جس سے حدیث صحیح بیان کرتے۔ ثابت ہوا کہ امام نے شیعہ سے بچنے کی خاطر ترقیہ کر کے عدم نکاح کی روایت بیان فرمائی۔ عدم نکاح کی روایت کا راوی عبداللہ بن یعفور ہوتا تو قابل اعتماد تھی۔ مگر اس کا راوی عمر بن ازینہ ہے جو امام کے نزدیک مومن نہ تھا۔

سوم :- شیخ مفید نے بھی اس نکاح کا انکار کیا ہے۔ جس کو طراز مذہب مظفری نے بُری طرح رد فرمایا ہے۔ یہ کتاب شیعہ کی بڑی چوٹی کی کتاب ہے۔

”شیخ مفید اصل میں واقعہ را انکار می نماید بلکہ بیان آنکہ از طرق اہل بیت بعید است و گرنہ بعد از ورود این جملہ اخبار در وجود این مناقحت انکارش عجیب می نماید دہم از حضرت ابی عبداللہ مروی است“

ان علیا لما توفی عمراتی اور کلثوم فانطلق بہا الی بیتہ۔

ترجمہ :- شیخ مفید اصل سے اس واقعہ کا منکر ہے چونکہ یہ بات اہل بیت کے مزاج سے بعید یعنی دور ہے لیکن ان تمام احادیث سے جو نکاح کے ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ ان کا انکار عجیب چیز ہے۔ کیونکہ حضرت صادق سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر لے گئے۔

کیوں صاحب! حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام جہان کی بیواؤں کے ٹھیکیدار تونہ تھے فرمائیے کیا خیال ہے؟

(۴) اگر ہم آج کے شیعہ کے قول کو مانیں تو تمام کتب شیعہ جو معتبر سے معتبر ہیں غلط ہو جائیں گی۔

(۵) اور تمام محدثین شیعہ و مورخین شیعہ جنہوں نے عقدا ام کلثوم کی روایات کو نقل کیا ہے وہ جاہل و مبہول ثابت ہوں گی۔

(۶) اُمّ کلثوم بنت ابی بکرؓ ۱۳ھ کو پیدا ہوئی تھی جو مسلم فریقین ہے جیسا حب
کنز مکتوم نے مانا ہے۔ اور ۱۴ھ میں حضرت عمرؓ کا نکاح اُمّ کلثومؓ سے
ہوا۔ اور حضرت عمرؓ کی وفات ۲۳ھ کو ہوئی۔ اس وقت اُمّ کلثومؓ دختر ابوبکرؓ
کی عمر دس سال ہوگی۔ اب فرمائیے کہ دس سال کی لڑکی سے دو بچے کیسے پیدا
ہوتے اور دو بچوں کا پیدا ہونا شیعہ کے مسلمات سے ہے۔ دس سال کی لڑکی
سے دو بچوں کا پیدا ہونا محال ہے اگر ہو سکتا ہے تو تمام شیعہ کو اعلان ہے
کہ کوئی مثال پیش کریں۔

(۷) تاریخ طراز مذہب منطفری جو تاریخ التواریخ کا خلف الرشید اور سپہر وزیر اعظم
تھا اس تاریخ کے صفحہ ۴۷۷ سے صفحہ ۴۸۷ تک ایک مستقل باب ہے اس عنوان کا کہ
تزوج اُمّ کلثومؓ ہمراہ عمر بن خطابؓ اس میں دختر فاطمہؓ کے الفاظ موجود ہیں
اب یہ عذر رنگ بھی شیعہ کا اڑ گیا کہ بنت فاطمہؓ کے الفاظ نہیں کتب شیعہ
میں صرف بنت علیؓ کے ہیں۔

جناب اُمّ کلثومؓ کبریٰ دختر فاطمہؓ زہراؓ اور سر اے عمر بن خطابؓ بود از دی فرزند
بیاد چنانکہ مذکور گشت و چون عمرؓ مقتول شد محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ اور
در حوالہ نکاح در آورد۔

ترجمہ :- جناب اُمّ کلثومؓ کبریٰ دختر فاطمہؓ رضی اللہ عنہا کی حضرت عمر بن خطابؓ
کے گھر میں تھیں اور حضرت عمرؓ سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔ جیسا بیان ہو چکا
اور جب حضرت عمرؓ قتل ہوئے تو محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ کے نکاح میں
آئیں۔

فائدہ :- سابقہ روایات سے زوجہ حضرت عمرؓ مسماۃ اُمّ کلثوم بنت علیؓ و فاطمہؓ
دونوں کی ثابت ہو چکی ہے اور فرزندوں کا ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

اس روایت سے۔ پھر اسی تاریخ کے صفحہ مذکور پر ایک بحث بھی موجود ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد کی نسبت رسول خدا کی طرف جاسکتی ہے۔ مگر حضرت فاطمہؓ کی لڑکیوں کی اولاد کی نسبت رسول خدا کی طرف نہ ہوگی۔ بلکہ ان کے والدین کی طرف ہوگی۔

(۸) پس فرزند ان فاطمہؓ یہ رسول خدا منسوب و اولاد حسن و حسینؓ با ایشان و آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منسوب باشند و فرزند ان خواہر ایشان زینبؓ خاتون و اُمّ کلثومؓ یہ پدران خود عبداللہ بن جعفر و عمر بن خطاب نسبت برندنہ بہادر و نہ بہ رسول خدا ترجیح ہے :- اولاد فاطمہؓ تو پس اولاد رسول خدا کی کہی جاتے گی۔ اور اولاد حسینؓ کی رسول خدا کی اولاد بھی کہی جاتے گی اور حسینؓ کی بہنوں یعنی مائی زینبؓ خاتون و اُمّ کلثومؓ کی اولاد اپنے اپنے باپ کی طرف منسوب ہوگی۔ نہ اپنی ماں کی طرف نہ رسولؐ کی طرف۔

فائدہ :- اس عبارت سے دو لڑکیاں مائی فاطمہؓ کی ثابت ہوئیں اور ان کے دونوں خاوندوں کے نام حضرت عمر و عبداللہ اور دونوں کی لڑکیوں کی اولاد بھی ثابت ہوئی۔

(۹) فروغ کافی جلد ۲ صفحہ ۱۳ مطبع نولکشور میں ہے اور کافی کوئی معمولی کتاب نہیں۔ اصح المکتب بھی ہے شیعہ کے نزدیک اس کی روایات صحیح بھی ہیں۔ اور خالی صحیح نہیں۔ بلکہ اس کی معمول بہا بھی ہیں۔ جن پر شیعہ کو عمل کرنا فرض ہے۔ اصول کافی صفحہ ۱۵ اور فروغ کافی کی عبارت ذیل ہے جس میں سلمان بن خالد سے روایت ہے وہ امام جعفرؓ سے بیان کرتا ہے کہ امام سے عدت عورت کا سوال ہوا۔ کہ فوت شدہ کی عورت کہاں بیٹھئے۔ تو جواب دیا کہ جہاں اس کا جی چاہے۔ ثم قال ان علیا صلوات اللہ لمات عمراتی

ام کلثومؓ فاخذ بيدها فانطلق بهما الى بدنيه -

ترجمہ :- پھر فرمایا امام نے یہ تحقیق حضرت علیؓ بعد وفات عمرؓ کے ام کلثومؓ کے پاس گئے اور ام کلثومؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔

فائدہ :- اگر ام کلثومؓ زوجہ عمرؓ دختر علیؓ علیہ السلام نہ ہوتی تو غیر کا ہاتھ کس طرح جائز ہوا۔ کہ جناب امیرؓ نے پکڑا تھا۔ پھر غیر عورت کو اپنے گھر لے گئے یہ غیر محرم مرد کے لیے حرام تھا۔ ام کلثومؓ بنت ابی بکرؓ ہوتی تو اس کی مائی تو اول ثابت ہو چکا ہے کہ نکاح حبیب بن سافہ میں آئی تھی۔ جناب امیرؓ تمام کا ٹھیکیدار تو نہ تھا کہ جو عورت بیوہ ہوتی تھی وہ گھر لے جاتے تھے۔

(۱۰) اسی قسم کی روایت شیعہ کی معتبر کتاب فقہ کی مسالک میں بھی موجود ہے۔ جس میں کفو و غیر کفو کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

يجوز زكاح العربیة بالعجمی والهاشمیة بغیر الهاشمی كما

رجع علی بنتہ ام کلثوم من عم بن الخطاب -

ترجمہ :- عربی عورت کا نکاح عجمی مرد سے جائز ہے۔ اور ہاشمی عورت کا نکاح غیر ہاشمی مرد سے جائز ہے جیسا کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ کا نکاح عمر بن خطاب سے کیا تھا۔

(۱۱) مجالس المؤمنین نور اللہ شوستری کی مطبوعہ ایران کے صفحہ ۸۹ میں اگر نبی دختر بہ

عثمانؓ داد علیؓ دختر بہ عمرؓ فرستاد۔

ترجمہ :- اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی عثمانؓ کو دی تھی تو حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنی لڑکی دی تھی۔

(۱۲) تہذیب الاحکام جو شیعہ کی کتاب ہے اور صحاح اربعہ سے ہے اس کی

جلد ۲ صفحہ ۳۸ میں ہے۔

عن ابی جعفر عن ابیہ علیہ السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی وابنہا زید بن عمر بن الخطاب فی ساعة واحدة ولا یدریٰ اینہما هلک قبل فلم نورث احدہما من الآخر۔

ترجمہ :- امام باقر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اُمّ کلثومؓ ماں بیٹا ایک ساعت میں فوت ہوئے۔ اور معلوم نہ ہو سکا کہ کون پہلے فوت ہوا اور ہم نے کسی کو ایک دوسرے کا وارث نہ بنایا تھا۔

(۱۳) شیعوہ کی معتبر کتاب جو صحاح اربعہ میں سے ہے۔ استبصار جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ و صفحہ ۱۸۵ میں ہے بعینہ جو روایت کافی میں مذکور ہے۔

عن سلیمان خالد قال سألت ابا عبد اللہ عن المرأة توفیٰ عنہا زوجها ابن تعد فی بیت زوجها اوحیث شاءت ثم قال ان علیا صلوات اللہ علیہ لعمامات عمراتی اُمّ کلثوم فاخذ بیدہا فانطلق بہا الی بیتہ۔

ترجمہ :- سلیمان بن خالد کہتا ہے میں نے امام جعفرؓ سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو وہ عدت خاوند کے گھر بیٹھے یا جس جگہ چاہے؟ امام نے فرمایا جس مکان میں چاہے۔ پھر فرمایا امام نے بعد وفات حضرت عمرؓ کے حضرت علیؓ اُمّ کلثومؓ کے پاس گئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے تھے۔

(۱۴) شافعی شریف مرتضیٰ کی مطبوعہ ایران کے صفحہ ۳۴۴ میں ہے۔

قد تکلمنا فی هذا المعنی حیث تکلمنا علی سبب تزویج امیر المؤمنین بنتہ من عمر۔

ترجمہ :- یہ تحقیق ہم نے اس مطلب میں کلام کی ہے جس مقام میں کلام

کی ہے کہ حضرت امیر نے اپنی لڑکی کا نکاح حضرت عمرؓ سے کس وجہ سے
کر دیا تھا۔

فائدہ :- مذکورہ دلائل سے دو امر اظہر من الشمس ہو چکے ہیں۔ کہ اُمّ کلثومؓ زوجہ
حضرت عمرؓ حضرت علیؓ و مائی فاطمہؓ کی لڑکی تھی نہ ابو بکرؓ کی اور نہ ہی اُمّ کلثومؓ کی مائی اسماءؓ
بنت عیسٰی تھی۔ نہ اُمّ کلثومؓ کی مائی حضرت علیؓ کے گھر آئی۔ نہ بنت علیؓ سے مشہور ہوئی
مگر پھر بھی یہ عذر لنگ کہ ربیبہ کو بیٹی کہتے ہیں۔ یہ بھی بکواس ہے۔ کیونکہ تفسیر کبیر کے
حوالہ سے جو قرآنہ پیش کی گئی ہے وہ قرآنہ شاذہ ہے اور قرآنہ شاذہ قابلِ حجت نہیں
دو تہینی اور ربیبہ کو ابتداء اسلام میں بیٹا بیٹی سے پکارا جاتا تھا۔ اور جب سورۃ احزاب
نازل ہوئی اور خدا نے منع فرما دیا تو مسلمان رک گئے۔

قَالَ تَعَالَى :- وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَ أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ أَدْعُوا هُكُومًا
هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَوْ تَعْلَمُوا أَبَاءَهُمْ فَمَا تَعْلَمُونَ
فِي الدِّينِ ۝

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے منہ بولے بیٹے تمہارے بیٹے نہیں۔
بنائے یہ تمہارے منہ کی زبان کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ حق فرماتا ہے اور
سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ بلاؤ ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے
یہ بات خدا کے نزدیک بہت انصاف والی ہے۔ پس اگر ان کے باپوں
کو تم نہیں جانتے تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں۔

حاشیہ :- تفسیر امام حسنؓ عسکریؓ مطبوعہ ایران تبریز صفحہ ۱۸ پر ہے قرآن نے
جب کسی کی اولاد کو غیر کا بیٹا کہنا منع کیا تو زیڈ کو بیٹا رسولؐ کہنا صحابہؓ نے
ترک کر دیا۔

فترکوا وجعلوا یقولون زیداً اخو رسول اللہ ﷺ

”یعنی صحابہؓ نے بیٹا کہنا ترک کر دیا۔ اور زیدؓ بھائی رسول اللہؐ کہنا شروع کر دیا“
 فائدہ :- اس آیت کے نزول کے بعد بھی اگر حضرت علیؓ و دیگر صحابہؓ کرام
 اُمّ کلثومؓ بنت ابی بکرؓ کو معاذ اللہ بنت علیؓ سے پکارتے تھے تو اس کا معنی
 تو یہ ہوا کہ معاذ اللہ قرآن کے دشمن تھے۔ خلاف قرآن عمل کرتے تھے۔
 پس ثابت ہوا قرآن حکیم سے کہ صحابہ کرامؓ کسی غیر کی اولاد کو غیر والد کی
 نسبت نہ کرتے تھے۔ یہ شیعہ کی مکاری ہے اور جھوٹ ہے کہ ربیعہ کی
 بیٹی پکارنا قرآن سے ثابت ہے۔ معاذ اللہ مذکورہ دلائل سے یہ واضح ہو گیا
 کہ اُمّ کلثومؓ زوجہ حضرت عمرؓ بنت علیؓ وفاطمہؓ تھی نہ کہ بنت ابی بکر صدیقؓ
 جیسا کہ شیعہ نے بہتان تراشا ہے کہ جس اُمّ کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے
 ہوا وہ بنت علیؓ نہ تھی۔ مؤرخین نے غلطی سے بنت علیؓ لکھ دیا ہے۔

اب دوم قول شیعہ کا بھی ان کی زبانی سن لیجئے۔ علماء شیعہ سے جب کوئی
 جواب نہ بن پڑا تو پھر یہ گیت گانا شروع کیا کہ نکاح تو واقعی اُمّ کلثومؓ بنت
 علیؓ وفاطمہؓ کا حضرت عمرؓ سے ہوا تھا۔ مگر جبراً و قہراً ہوا۔ نہ کہ رضا مندی سے
 (فروع کافی جلد ۲ ص ۱۲۱ پر ہے)

عن ابی عبد اللہ فی تنبیح اُمّ کلثومؓ فقال ذلک فرج غصباہ۔

ترجمہ :- امام صادق سے مروی ہے کہ وہ نکاح اُمّ کلثومؓ کے متعلق فرماتے
 تھے کہ یہ ایک شرم گاہ تھی جو ہم سے چھین لی گئی۔

اور اسی طرح شریف رضی علم الہدیٰ نے ثنائی و تنزیہیہ الانبیاء میں صاحب
 مغنی کے بے پناہ سوال کے جواب میں فرمایا کہ اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ وفاطمہؓ تو تھی
 مگر نکاح جبری ہوا۔ صاحب مغنی کا سوال تھا کہ اگر حضرت عمرؓ مسلمان نہ تھا حضرت

علیؑ نے اپنی لڑکی ان کو کیوں نکاح کر دی تھی؟ تو شریف مرتضیٰ نے یہ جواب دیا کہ جبری ہوا تھا۔ (رشانی صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ ایران میں ہے۔)

فاما نکاحہ بذتہ عمرہ لم یکن الا بعد تواعد و تہدرو مراجعۃ
و منازعۃ و کلام طویل معروف اشفق معہ من شروق الحال و ظہر
ما لا یزال یخفیہ وان العباسؑ لما رای الامر یقضی الی الوحۃ دو قوع
الفرقہ سال علیہ السلام رد امرہا الیہ ففعل فن وجہا منہ وما یجری
ہذا المجرى معلوم انہ علی غیر اختیار۔

ترجمہ :- پس بہر حال حضرت علیؑ کا اپنی لڑکی (اُمّ کلثومؓ) کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دینا بعد وعید و تہدید و جھگڑا اور کلام طویل کے مشہور ہے ہوا تھا۔ اس کے ساتھ یہ خوف بھی تھا کہ حال بگڑ جائے گا۔ اور جو چیز پوشیدہ ہے وہ ظاہر ہو جائے گی اور تحقیق حضرت عباسؓ نے جب یہ کام دیکھا کہ وحشت و پھوٹ ڈالتا ہے تو حضرت علیؓ سے اُمّ کلثومؓ کے نکاح کی وکالت کا سوال کیا۔ پس حضرت علیؓ نے قبول کر لیا۔ پس عباسؓ نے اُمّ کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا۔ اور جو کام اس نوبت کو جا پہنچے وہ ظاہر ہے کہ اختیاری نہیں ہوتا۔

فائدہ :- اسی طرح کی روایت فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ میں بھی موجود ہے جس کا جی چاہے وہاں دیکھ لے۔

فائدہ :- اب علماء شیعہ سے سوال تو یہ ہے کہ کوئی غیر مسلم کافر کسی مسلمان پر جبر کر کے مسلمان کی لڑکی سے جبراً نکاح کرنا چاہے تو والدین کسی مصلحت دینی کی وجہ سے اس کافر سے مسلمان لڑکی کا نکاح کر دیں تو جائز ہو گا یا حرام۔ اگر جائز ہے تو آیات قرآنی کا کیا جواب ہے جن میں خدا تعالیٰ کفار سے نکاح

حرام قرار دیتا ہے۔

۲۔ کیا وہ آیت کوئی شیعہ پیش کر سکتا ہے قرآن سے جس میں بحالت مجبوری مسلمان کا نکاح یا مسلمان عورت کا نکاح کسی کافر سے جائز ہونا ثابت ہو؟ یہ سوال نہ کرنا کہ یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے مسلمانوں کا نکاح جائز ہے۔ اس واسطے کہ یہود و نصاریٰ کو مسلمان اپنی لڑکی نہیں دے سکتا اور یہ سوال بھی نہ کرنا کہ لوط علیہ السلام نے اپنی بیٹیوں کا نکاح کفار سے کرنا چاہا تھا اس واسطے کہ اول تو یہ ثابت نہیں کہ کفار سے فرمایا تھا بلکہ مفردات راغب میں صاف موجود ہے کہ یہ خطاب ان امراء مسلمانوں سے تھا نہ کہ کفار سے۔

۳۔ کیا دنیا میں کوئی اور بھی مجبور تھا جس نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک کافر سے کر دیا ہو یا صرف مجبوری حضرت علیؑ کو ہی پیش آئی تھی۔

۴۔ کیا کسی اور مسلمان نے بھی بعد لوط علیہ السلام کے اس آیت پر عمل کیا تھا؟ حضرت علیؑ کو ہی شیعہ نے عمل کرایا ہے۔

اب شق دوم :- اگر نکاح کفار سے حرام ہے تو فرمائیے کہ حضرت علیؑ نے یہ جرم عظیم کیونکر کیا؟ جب نکاح ناجائز ہوا تو فاروقؓ کی جو اولاد ام کلثوم بنت علیؑ سے ہوئی اس کا کیا حال ہوگا؟ معاذ اللہ! کیا کوئی شیعہ آج تیار ہے اس فعل پر جو حضرت علیؑ کے ذمہ لگاتا ہے؟ شیعہ تو سنی مرد کو اپنی بیٹیوں کو نکاح کر دینا قطعی حرام سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ اور من لا یحفرہ الفیقہ میں ایک قانون بیان کیا گیا ہے کہ سنی شیعہ کے نکاح کے متعلق باب النکاح میں لا ینبغی للرجل المسلم متکد ان یتزوج الناصبیۃ ولا ینزوج

ابنتہ، ناصبیا ولا یطرحہا عندہ۔

ترجمہ :- کسی مرد شیعہ مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ سنی عورت سے نکاح کرے

اور بیٹی سنی کے پاس چھوڑے۔

اور استبصار جلد ۳ صفحہ ۹۹ میں ہے۔ امام صادقؑ سے روایت ہے جس کا ٹکڑا یہ ہے۔ قال لا یتزوج المؤمن الناصبة ولا یتزوج الناصب المؤمنة۔

ترجمہ :- فرمایا امام نے سنیہ عورت سے شیعہ مرد نکاح نہ کرے۔ اور سنی مرد کو مومنہ شیعہ سے نکاح نہ کر دیوے۔

اسی طرح جامع عباسی میں موجود ہے۔ فارسی اور تحفۃ العوام جس پر آج مذہب شیعہ کی مدار ہے اس کے صفحہ ۳۴ پر سنی شیعہ کا نکاح حرام لکھا ہے۔

اب فرمائیے :- جب شیعہ کا نکاح سنی مرد سے حرام ہے تو حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ کو جو سنیوں کا رئیس اعظم تھا اپنی لڑکی کا نکاح کیسے کر دیا تھا۔؟ معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؑ دونوں پختہ سنی تھے۔ اور حضرت عمرؓ پورا کامل ایماندار تھا اور خلیفہ رسول برحق تھا۔ اسی وجہ سے حضرت علیؑ نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا تھا۔ حضرت عمرؓ سے

سوال شیعہ :- جس کو شیعہ نے حسن حسین سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ اُمّ کلثومؓ زوجہ حضرت عمرؓ بعد اپنے صاحبزادے زید کے خلافت امیر معاویہؓ میں فوت ہوئیں۔ ایک ہی دن میں اور ان پر جنازہ امام حسنؑ نے پڑھا تھا اور اُمّ کلثومؓ بنت علیؑ کی وفات شہر میں ہوئی اور اس کا نکاح ابتدا ہی سے عبداللہ بن جعفرؓ سے ہوا۔ اور انہیں کے پاس فوت ہوئیں۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ امام حسنؑ زمانہ خلافت امیر معاویہؓ میں فوت ہوئے اور معاویہؓ کے بعد ایک مدت تک بنت علیؑ کا زندہ رہنا اور زمانہ

عبدالملک بن مروان میں فوت ہونا ثابت ہے جیسا مقتل ابی مخنف، استیعاب اور نور الالبصار اور اصحابہ اور ایک روایت دارقطنی میں بھی موجود ہے تو کیا اُم کلثوم بنت علیؓ زوجہ حضرت عمرؓ زمانہ امیر معاویہؓ میں فوت ہو کر دوبارہ زندہ ہوئی تھی؟ اور پھر سنہ ۵۷ھ میں دوبارہ فوت ہوئی تھی۔

جب دلائل قاہرہ سے ثابت ہو چکا ہے
الجواب بعون الملک الوہاب کہ اُم کلثومؓ بنت علیؓ وفا طمہ کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا تھا۔ اور اولادیں بھی ہوئیں۔ زید اور رقیہ۔ تو اب بالفرض محال سن وفات میں اختلاف پیدا ہو بھی جائے تو اصل نکاح کی نفی ہرگز ہرگز ثابت نہ ہوگی۔ اگر علماء شیعہ کو جرات تھی۔ اور ہے تو اپنے معتبرات کا تحقیقی جواب دیں۔ اور بعد کو موت کا نام لیں۔

دوم :- ان مذکورہ کتب میں ہرگز ہرگز نہیں کہ جو اُم کلثومؓ سنہ ۵۷ھ میں فوت ہوئیں وہ زوجہ حضرت عمرؓ نہ تھی۔ بلکہ کوئی اور تھی۔ اور شیعہ کا مقصد تو اس وقت حل ہوتا کہ جب اُم کلثومؓ بنت علیؓ کا زوجہ حضرت عمرؓ نہ ہونے پر دلائل پیش کر کے واضح کر دیتے۔ مگر یہ ان کی کتب میں موجود ہے نہ شیعہ ثابت کر سکتے ہیں۔ باقی یہ کہ ابتداء سے ہی اُم کلثومؓ بنت علیؓ عبداللہ بن جعفرؓ کے نکاح میں آئی تھی اور اسی کے پاس فوت ہوئی۔ یہ البسا سفید جھوٹ ہے جو زمین میں سما نہیں سکتا۔

شیعہ کے بعض علماء تو عبداللہ بن جعفرؓ سے اُم کلثومؓ کا نکاح کرتے ہیں اور بعض عون بن جعفرؓ سے اُم کلثومؓ کا نکاح کرتے ہیں۔ مگر اسی رسالہ کی دلیل ہفتم میں طراز کے حوالہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ عون بن جعفرؓ کے نکاح میں آئی تھی بعد وفات حضرت عمرؓ کے۔ مولوی امیر الدین شیعہ کا یہ کہنا

کہ ابتدا سے عبداللہ بن جعفرؓ کے نکاح میں تھیں۔ سفید جھوٹ ہوا۔ اور دارقطنی کی روایت کی بنا پر ہی صاحب اصباہ نے اور صاحب استیعاب وغیرہ نے **ام کلثومؓ** کا مرنا لکھا ہے۔ مگر دارقطنی کی روایت جس شخص نے دیکھی ہے اس کو اس کے موضوع ہونے کا یقین ہو جائے گا۔ اور جب روایت ہی قابل اعتبار نہیں رہی تو استیعاب وغیرہ کے جواب کی ضرورت ہی پیش نہ آئی کہ دارقطنی سے ہی حوالہ ماخوذ تھا۔

اچھا بالفرض محالی ام کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح ہمراہ حضرت عمرؓ اپنی سر آنکھوں پر تسلیم کیا ہے۔ کیا وہ جاہل تھے یا کذاب مفتری تھے۔ جو اہل بیت پر بہتان تراشا ہے؟ خواہ مخواہ اہل بیت رسولؐ کی بے حرمتی و بے عزتی کی ہے؟ تو ان کو پیشوائی شیعہ سے فتویٰ کفر لگا کر معزول کیوں نہیں کرتے؟ اور ان کی کتابوں پر ایمان کس واسطے لاتے ہیں۔ جیسا کافی الصافی شرح کافی۔ استبصار تہذیب الاحکام۔ مجالس المؤمنین۔ شافی۔ تنزیہ انبیاء طراز۔ ناسخ التواریخ۔ جنت الخلود۔ تذکرۃ الائمہ۔ مجلسی۔ مرآۃ العقول۔ معارف اور مسالک ان کتابوں میں نکاح ام کلثومؓ بنت علیؓ وفاطمہؓ کا حضرت عمرؓ سے پڑھا گیا لکھا ہے۔ ان کا شیعہ کے پاس کیا جواب ہے؟ ان سے موت ام کلثومؓ کا جواب لینا۔ جو جواب وہ دیں گے وہی جواب سنی مذہب والوں کی طرف سے بھی لینا سنیوں کا جواب

سہ **ام کلثومؓ** بنت علیؓ کا نکاح فاروقؓ سے ہونا ایک واقعہ اور درایت ہے اور درایت کے غائب ہیں روایت متروک ہو سکتی ہے۔ نہ درایت اور واقعہ عیسائیت کی تفسیر کنز العرفان کے ص ۲ مطبوعہ ایران قسطنطنیہ رائے بالبدایۃ یعنی درایت کو نہ چھوڑا جائیگا۔ بدلہ روایت کے چونکہ درایت اور واقعہ قوی ہوتا ہے روایت لہذا جو روایات نکاح ام کلثومؓ بخلاف ہونگی وہ ترک ہو سکتی ہیں نہ کہ نکاح ۱۲ منہ۔

آپ کو شاید پسند نہ آتے تو یہ کٹر رافضی مذکورہ کتب کے مصنفین کا ٹھیک جواب ہوگا۔ آپ کے لیے۔ اگر زوجہ عمر بنت علیؓ نہ تھی تو علیؓ نے عباسؓ کو وکالت کیسی سپرد کی۔ صاف جواب دیتے۔ میاں لڑکی ابو بکرؓ کی ہے۔ جاؤ ابو بکرؓ کے لڑکوں سے اجازت لو جو وارث ہیں۔ تو تو میں میں کی نوبت بھی نہ آتی جب حضرت علیؓ وارث نہ تھا۔ تو نابالغہ لڑکی کا نکاح سوائے اجازت ولی کے ہوتا ہی نہیں۔ تو یہ جرم بھی جناب امیرؓ نے کیا زنا ہوا اپنے سر پر لیا اور دلیل ہشتم میں لکھا جا چکا ہے بحوالہ طراز کے کہ عبداللہ بن جعفرؓ کے نکاح میں زینب بنت فاطمہؓ تھی نہ کہ ام کلثومؓ و دختر علیؓ؟

سوال شیعہ محمد بن جعفرؓ سے ہوا۔ یہی سنی علماء کا اعتقاد ہے حالانکہ حضرت عمرؓ کی وفات ۲۳ھ کو ہوئی اور محمد بن جعفرؓ ۱۰ھ میں جنگ ستر میں شہید ہو چکا تھا زمانہ فاروق میں کیا بعد وفات حضرت عمرؓ وہ محمد بن جعفرؓ دوبارہ زندہ ہوا تھا؟

الجواب محمد بن جعفرؓ کی موت کے متعلق آپ سپر وزیر اعظم ایران مصنف طراز سے دریافت کریں جس نے بعد وفات حضرت عمرؓ کے ام کلثومؓ کا نکاح محمد بن جعفرؓ سے بنایا ہے۔ اسی رسالہ کی دلیل ہفتم میں موجود ہے۔

دوسرے :- مجالس المؤمنین میں مقولہ ملا باقر مجلسی کا موجود ہے۔

محمد بن جعفر الطیار بعد از فوت عمر بن الخطابؓ بشرط مصاہرت امیر المؤمنینؓ مشرف گشتہ ام کلثومؓ را کہ از روسے اکراہ در حبالہ عمرؓ بود ترویج نمود

ترجمہ :- محمد بن جعفرؓ نے بعد وفات حضرت عمرؓ امیر المؤمنینؓ کی دامادی سے مشرف ہوئے اور ام کلثومؓ بنت علیؓ سے جو جبراً عمرؓ کے نکاح میں تھیں۔

نکاح کیا۔

فرمایئے :- استیعاب وغیرہ تاریخ خمیس نے کیا غلط

لکھا ہے؟ اگر غلط ہے۔ اول ملا باقر مجلسی اور وزیر اعظم و نور الدین شوشتری کو کذاب جھوٹا مانیں۔ بعد تاریخ خمیس استیعاب کا نام لیں جس کی پوری عبارت یہ ہے جو مذکورہ کے متصل ہے۔

فلما قتل عمر بن الخطاب بن جعفر بن ابی طالب فماتت
عنها ثورتن زوجها عون بن جعفر بن ابی طالب فماتت عنده
(معارف صفحہ ۷۰)

ترجمہ :- جب حضرت عمرؓ مارے گئے تو اُم کلثومؓ سے محمد بن جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا اور محمدؓ کے مرنے کے بعد عون بن جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا۔ پس انہی کے پاس فوت ہوئیں۔

سن لبامولوی امیر الدین شیعہ کا جھوٹ عبد اللہ بن جعفرؓ کے پاس فوت ہوئیں۔

دوسرے :- کہ محمد بن جعفرؓ ۱۷ھ میں جنگ ستر میں فوت ہو چکا تھا۔ علما شیعہ اپنے مذہبی پیشوا کی کتب سے بھی ناواقف بن جاتے ہیں۔ سوال وہ کرتے ہیں جو ان کے اپنے مذہب پر آخر پڑتا ہے شیعہ نے اس بے پناہ سوال کا کہ ”حضرت عمرؓ مسلمان نہ تھا تو حضرت علیؓ نے اپنی لڑکی کی شادی حضرت عمرؓ سے کیوں کر دی؟“

تو آخری جواب یہ دیا۔ شریف مرتضیٰ نے شافعی کے صفحہ ۳۵ مطبوعہ ایران میں کہ جب کوئی غیر مسلم مسلمان پر جبر کرے تو اس وقت مسلم عورت کا نکاح کافر سے حلال ہو جاتا ہے۔

نعوذ بالله من ذلك انه لا تتبع ان يبيح الشرع ان يناكح
بالأكوه من لا يجوز مناكحته مع الاختيار لاسيما اذا كان
المنكح مظهرا لاسلام التمسك بظاهر الشريعة ولا يمتنع
ايضا مناكحة الكفار :-

ترجمہ :- شریعت نے ان لوگوں سے حالت جبری میں نکاح جائز رکھا ہے
جن سے حالت اختیاری میں نکاح حرام و ناجائز تھا۔ خاص کر جب ناکح
یعنی نکاح کرنے والا مسلمان ہو۔ شریعت کا پابند ہو (جیسا عمرؓ اور ظاہر
شریعت کا پابند بھی ہو) جیسا عمرؓ خلاصہ یہ کہ کفار سے نکاح ناجائز نہیں۔
حضرت عمرؓ کے نکاح میں چار اُمّ کلثومؓ تھیں۔ کیا علم کہ
سوال شیعہ اُمّ کلثوم بنت علیؓ تھی یا کوئی اور۔

اجی حضرت! جیسا ام کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے
الجواب قطعی دلائل سے ثابت ہو چکا ہے تو پھر کوئی اور ہوگی کا کیا سوال؟
دوم :- چار ہوں یا دس ہوں، اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ سے وہ واضح ہو جائے
گی اور تمیز ہو جائے گی ہماری کلام اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ میں ہے نہ غیر میں
حضرت علیؓ نے بقوت اعجازی یعنی بطور کرامت ایک
سوال شیعہ جنیہ نسل جن سے اُمّ کلثومؓ کی شکل بنالی تھی اور اُمّ کلثومؓ
غائب کر لی تھی اور حضرت عمرؓ کا نکاح اس جنی سے ہوا جو شکل ام کلثومؓ
تھی۔ اُمّ کلثوم بنت علیؓ سے نہیں۔

۲۹:۱ پر ایک طویل کلام درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
انوار النعمانیہ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کو ڈرایا دھمکایا کہ اگر علیؓ
اپنی لڑکی ام کلثومؓ مجھے نہ دیں گے تو میں تمہارا ناک میں دم کر دوں گا۔ اس پر

حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے صورت حال بیان کی اس کے بعد لکھتا ہے:
 فلما رأى امير المؤمنين مشقة كلام الرجل على العباس وانّه سيفعل
 معه ما قال ارسل الى جنيته من اهل النجران يهودية يقال
 لها حيفه بنت حروزيه فامرها فتمثلت في مثال ام كلثوم
 وحجبت الابلصار عن ام كلثوم وبعث بها الى الرجل فلم يتنزل عنده
 حتى انه استراب بها يوما وقال ما في الارض سحر اهل بيت اسحر من بنى هاشم
 ثم اراد يظهر للناس فقتل واخذت الميراث وانصرفت الى نجران
 واظهر امير المؤمنين ام كلثوم فاقول وعلى هذا الحد يث
 اول فرج غصناه محمول على التقية والالتقاء من عوام الشيعة
 كما لا يخفى -

اور ابطال کے صدارت پر مولوی امیر الدین نے بھی لکھا ہے کہ ام کلثومؓ
 کا نکاح فاروقؓ سے نہیں۔ البتہ حضرت علیؓ نے جننی کو ام کلثومؓ بنا کر فاروقؓ کے
 حوالے کر دیا اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت نفی نکاح پر دال ہے حالانکہ یہی روایت
 ثبوت نکاح پر دال ہے اور ثبوت نکاح کے علاوہ دھوکا بازی پر دال ہے۔

اس کو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت علیؓ میں معجزانہ طاقت
 الجواب :- مافوق العادت تھی تو خلافت کو کیوں جانے دیا اور فدک کیوں
 چلا گیا؟ اس وقت اعجازی قوت حضرت عمرؓ پر کیوں نہ استعمال کی تھی؟ بچائے
 جنیت کے حضرت عمرؓ کو جن بنا دیتے سانپ بنا دیتے، پتھر بنا دیتے تو
 نکاح کی نوبت اور توں توں، میں میں کی نوبت نہ آتی۔

تفسیر امام حسن عسکریؒ میں حضرت علیؓ کی قوت اعجازی کا بیان ان الفاظ
 میں کیا گیا ہے۔

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سُبُّكَ اللَّهُ عَزَّو
جَلَّ بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الَّذِينَ أَنْتَ سَيِّدُهُمْ بَعْدَ
مُحَمَّدٍ أَنْ يَقْلِبَ لَكَ أَشْجَارَهَا وَجَلَّ شَاكِيَ السَّلَاحِ وَضُحُورَهَا
أَسْوَدًا وَنُجُورًا وَافَاعِي فِدَعَا اللَّهُ عَلَى بِذَلِكَ فَامْتَلَأَتْ تِلْكَ الْجِبَالُ
وَالْهَضْبَاتُ وَقَرَارُ الْأَرْضِ مِنَ الرِّجَالِ الشَّاكِيَةِ الْأَسْلِحَةَ الَّتِي لَا
يَبْقَى بِالْوَاحِدِ مِنْهُمْ عَشْرَةٌ إِلَّا مِنْ النَّاسِ الْمَعْهُودِينَ وَمِنْ
الْأَسْوَدِ وَالنُّجُورِ وَالْإِفَاعِي حَتَّى طَبَقَتْ تِلْكَ الْجِبَالُ وَالْأَرْضُ وَالْهَضْبَاتُ
بِذَلِكَ وَكُلٌّ يَنَادِي يَا عَلِيُّ يَا وَصِيَّ رَسُولِ اللَّهِ نَحْنُ قَدْ
سَخَرْنَا اللَّهُ، لَكَ وَأَمْرًا يَا جَابِتَكَ كُلَّمَا دَعَوْتَنَا إِلَى إِصْلَاحِ كُلِّ مَنْ
سَلَطْنَاهُ عَلَيْهِ فَمَتَى شِئْتَ فَارْعَ لَنَا بِخَيْبِكَ وَبِمَا شِئْتَ
فَأْمُرْنَا بِهِ فَعَطِيبَكَ (تفسير حسن عسکری صفحہ ۴۲)

اب سوال یہ ہے کہ غنٹی تو اُمّ کلثوم بن گنٹی اور اُمّ کلثوم کو چھپا دیا گیا تو کیا
جنوں نے اپنی بیٹی کی تلاش نہ کی؟ اگر تلاش کی تو انہیں کیونکر مل سکی اور جب
انہیں ملی تو کیا وہ صبر کر کے بیٹھ گئے۔

دوسری یہ ہو سکتی ہے کہ اُمّ کلثوم کو اتنی مدت تک چھپائے رکھنا بھلا کہا
ممکن تھا۔ اس لیے جنو کی تسلی کے لیے کہیں اُمّ کلثوم کو غنٹی بنا کر جنوں کے پاس
بھیج دیا ہو کہ وہ بھی مطمئن ہو جائیں اور عمر رضے سے چھٹکارا مل جائے۔ مگر اس اعجازی
قوت کے باوجود سوال یہ ہے کہ یہ دھوکا نہیں؟ کیا حضرت علیؑ کی ذات مبارک
سے دھوکا بازی کی نسبت کرنا حضرت علیؑ کی توہین نہیں؟

پھر دوسری روایت میں جو ہے کہ قتل عمر رضے کے بعد حضرت علیؑ اپنی بیٹی کو
کھرے گئے تو کیا وہ غنٹی کو کھرے گئے تھے؟ کیا جنوں اور انسانوں میں میراث

چلتی ہے؟ کیا حضرت علیؓ کو بیٹی بنا کر گھر لے گئے اور پھر جنوں کے پاس بھیج دیا اور اُمّ کلثومؓ کو جنوں کے پاس سے لے آئے یعنی قریباً سات برس تک اپنی بیٹی اُمّ کلثومؓ کو جنوں کے پاس سے لے آئے یعنی قریباً سات برس تک اپنی بیٹی اُمّ کلثومؓ کو جنوں کے پاس رہنے دیا۔ اہی انسان کا نکاح جہیہ سے حرام ہے خواہ کسی جیلے سے ہو، مکتب فقہ کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ کیا حضرت علیؓ اس حرام کے مرتکب ہوئے تھے۔ کیا جنوں کو اس حرکت ناجائز پر غیرت نہ آئی تھی۔ علماء شیعہ کے جتنے منہ اتنی باتیں شیعہ نے پانچ قلعے اس نکاح سے جو اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ کا حضرت عمرؓ سے ہوا اپنے بچاؤ کے تلاش کئے تھے۔ پانچ اس واسطے کہ شیعہ بھی پانچ تہی ہیں۔

(۱) یہ کہ اُمّ کلثومؓ زوجہ فاروقؓ بنت علیؓ نہ تھی۔

(۲) یہ کہ نکاح جبراً ہوا۔ اُمّ کلثومؓ تو بنت علیؓ ہی تھی۔

(۳) یہ کہ اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ شہیدہ میں فوت ہوئی اور اُمّ کلثومؓ زوجہ عمرؓ بہ دور امیر معاویہؓ فوت ہوئیں۔

(۴) یہ کہ بعد وفات حضرت عمرؓ سنی اُمّ کلثومؓ کا نکاح محمد بن جعفرؓ سے کرتے ہیں۔ حالانکہ محمد بن جعفرؓ شہیدہ جنگ ستر میں فوت ہو چکے تھے۔

(۵) جہیہ تھی، نہ کہ اُمّ کلثومؓ بنت علیؓ۔

ان پانچ قلعوں کو اللہ یار خاں جو اولاد حیدر کر آرہے۔ ایٹم بموں سے مسمار کر چکا ہے۔ بعون اللہ

میں حیران ہوں کہ سیکینہؓ بنت حسینؓ کا نکاح حضرت مضعبؓ بن زبیرؓ سے ہوا تھا۔ اس پر کبھی کسی شیعہ نے اعتراض کیا۔ حق تھا شیعہ کو کہہتے وہ سیکینہؓ بنت حسینؓ نہ تھی۔ مگر شیعہ کو عداوت تو اسلام سے ہے قرآن سے ہے حضرت

مصعبؓ کے انکار وغیرہ سے اسلام اور قرآن نہیں بگڑتا اور حضرت عمرؓ کو غیر مسلم کہنے سے اسلام خراب ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کو برا کہتے ہیں۔ مگر شیعہ کی جوتی کو کیا غرض۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو تو ہو، حضرت علیؓ کی توہین ہو تو ہو آئمہ اہل بیت کی بے عزتی ہو تو ہو اور اولاد رسولؐ کی بے عزتی ہو تو ہو شیعہ کا کیا بگڑا۔

آئیے میں آپ کو اس لائیکل سوال کا جواب بتاؤں مگر اتنی **حضرات شیعہ** بات ضرور کروں گا کہ کل اسی جواب کے حربہ کو لے کر مولوی اسماعیل شیعہ وغیرہ ہم پر نہ حملہ آور ہو جائیں میں آپ کا استاد ہوں میں نے ہی جواب بتایا ہے۔ ذرا خیال کرنا سینے! اجماع اسرار امامت سے ایک بھید ہے جس کی سمجھ کسی کو نہیں آسکتی خواہ سنی ہو خواہ شیعہ۔ جب امام مہدی غار سے بار امامت کی گٹھڑی سر پہ اٹھا کر باہر تشریف لائیں گے اور ۳۱۳ رافضی دنیا میں موجود ہو جائیں گے۔ تو امام مہدی حضرت علیؓ کو اور حضرت عمرؓ کو اور ائمہ کلثومؓ کو زمانہ رجعت میں زندہ کرے گا اور حضرت علیؓ و حضرت عمرؓ و ام کلثومؓ سے پوچھ کر بتائے گا کہ تم نے یہ نکاح کس طرح پڑھایا تھا اس وقت یہ عقیدہ لائیکل حل ہو جائیگا۔ آج کل کے رافضی غریب نہ آئمہ کے نزدیک مومن ہیں نہ ان کو اس کی سمجھ آسکتی ہے، اصل سمجھ اس کی زمانہ رجعت میں آئے گی اور حضرت عمرؓ کو زندہ کر کے آگ کی معاذ اللہ سزا دے گا حق الیقین مجلسی اور شریف مرتضیٰ نے خوب ہی جواب دے کر خلاصی کی شافی صفحہ ۲۵۴ وانما الرجوع فیما یحل ویسرم من و

ذلك الى الشريعة وفعل امير المؤمنين اقوى حجة من احكام الشريعة۔

نکاح کی حلت حرمت کا رجوع شریعت کی طرف ہے اور امیر علیہ السلام کا فعل احکام شرعی سے زیادہ قوت رکھتا ہے۔

فائدہ :- سُن لیا شریف کے شرافت بھرے الفاظ کو ایہ لوگ زبانی اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں حقیقتاً اسلامی احکام کی ان کے دل میں کوئی قدر نہیں دیکھا قرآن کلام خدا کے احکام، احکام رسولؐ سے بھی فعل علی کو اقویٰ فرمایا معاذا اللہ یعنی فعل امام سے قرآن حدیث منسوخ ہو گیا ہوگا آیتے حضرات شیعہ! ایک نفیس سے نفیس جواب اور بھی بتائے جاؤں۔ (اصول کافی ص ۲۷۸ مطبوعہ نوکشتور)

عن محمد بن سنان قال كنت عند ابي جعفر الثاني فاجريت اختلاف الشيعة فقال يا محمد ان الله تبارك وتعالى لم يزل متفرغاً بوجدانته ثم خلق محمداً وعلياً وفاطمة فمكثوا الف دهر ثم خلق جميع الانبياء فاشهدهم خلقها وفوض امورها اليهم فصار يحلون ما يشاء ولن ويحرمون ما يشاءون۔

ترجمہ :- محمد بن سنان کہتا ہے میں امام تقی کے پاس بیٹھا تھا کہ میں نے اختلاف شیعہ کا قصہ شروع کیا تو امام نے فرمایا۔ اے محمد! خدا اپنی توحید میں یگانہ تھا۔ پھر محمد رسول اللہ و علی و فاطمہؑ کو پیدا کیا۔ پس وہ ٹھہرے کئی زمانے پھر پیدا کیا مخلوق کو پس گواہ بنایا ان کو مخلوق کی پیدائش پر اور مخلوق کے تمام امور ان کی طرف سونپ دیئے۔ پس وہ جس کو یعنی جس (حرام) کو چاہیں حلال کرتے ہیں اور جس (حلال) کو چاہیں حرام کر دیتے ہیں۔

فائدہ :- شریف مرتضیٰ نے اسی روایت کو دیکھا تھا۔ اس واسطے فرمایا کہ فعل علیؑ احکام شرعی سے اقویٰ ہے۔

وہ جواب جو میں بتانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ شیعہ مولوی، اللہ یار خان کے جواب میں صاف کہہ دیں کہ میاں ام کلثومؑ بنت علیؑ کا نکاح حضرت عمرؓ سے حرام تو تھا۔ مگر امام کو حرام کو حلال کرنے کا اختیار تھا۔ حضرت عمرؓ سے حلال کر

دیا تھا۔ مگر اس کا اللہ یار صاحب یہ جواب دیں گے، کہ اس وقت حضرت
 عمرؓ کو بھی مومنین کا مل بنا لیا ہو گا۔ جب نکاح حضرت عمرؓ سے حلال بنانے
 کی کوشش کی تھی۔

اللہ یارِ خان

ضلع چکوال بمقام منارہ

